www.novelsclubb.com
فصلِ گُل
از بالا خان
: novelsclubb
: read with laiba
03257121842

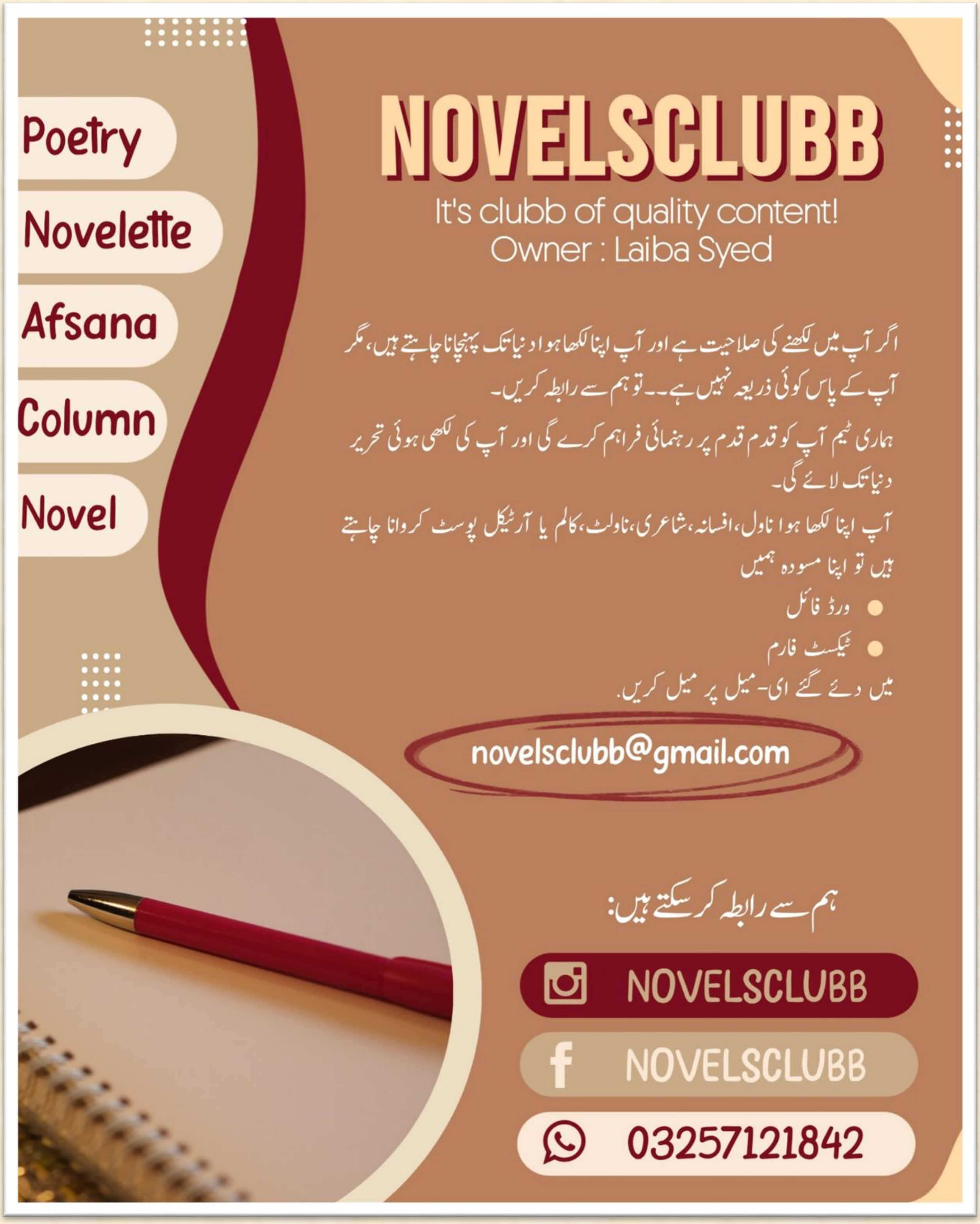

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

فصلِ گل

از قلم

بالا خان

Clubb of Quality Content

ناول "فصلِ گل" کے تمام جملہ حق لکھاری "بالا خان" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جا سکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

قسط نمبر ا

فصلے گل از قلم بالا خان

آغاز

سویرا آج کچھ ٹھنڈا ٹھنڈا محسوس ہوتا تھا ہر طرف چھائی ٹھنڈی ٹھنڈی دھوپ نے وفا آباد کے رہنے والوں کو خوشی سے بھر دیا تھا۔ ہر کوئی ٹھنڈ کے انتظار سے تنگ آ چکا تھا۔

سردی تھی کے آ نہیں رہی تھی گرمی تھی کے جا نہیں رہی تھی۔

آج ہلکی ہلکی ٹھنڈ کے ماحول نے سردیوں سا سکون پہنچایا تھا۔ جس ماحول کا مزہ لینے لوگ چھتوں پر چڑھ کر دھوپ سینکنے لگے تھے تو کوئی باغیچے میں بیٹھا کینو چھیل رہا تھا۔

اکتوبر کی ٹھنڈک ٹھنڈی صبح نے دل میں اپنائیت سی بھر دی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

چلو بھی سب لوگ اٹھ جاؤ اتنی دھوپ سیکی تو کالے ہو جاؤ گے۔

دادی کالے بھی تو انسان ہوتے ہیں سفیر کی طرح۔

سافین ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسی تو سفیر دادی کے پاس شکایت لگانے کا پہنچا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

بیڑا غرق اتنا حسین ہے ہمارا سفیر۔ سائن کہی کی نظر نا لگا دینا میرے بچے کو۔

دادی بھی پوتے کے ساتھ پیش پیش تھی۔

سفیر بہن کی بے عزتی ہوتا دیکھ گھر کے خارجی دروازے سے باہر نکل گیا۔

لڑکی میری باتوں کو دل پر مت لینا دادی نے سافین کو مکھن لگانا نہ بھولا۔

سافین نے ہنہ کرتے قدم اندر کی جانب بڑھا دیے۔

مدیہا باجی زرا حبیبہ کو تو بلا دے کب سے بستر پر پڑی بیڈ توڑ رہی ہے۔

اسے تو آج سہیلی کے گھر نہیں جانا تھا۔؟

آقصہ بیغم ملازمہ کو حکم دے کر باورچی کھانے میں چلی گئ۔

«-----------------------------»

دروازے پر دستک دے کر مدیحہ کمرے میں آگئی حبیبہ بیٹا نیچے آجاو آپکو سہیلی کے گھر جانا ہے نا۔؟

حبیبہ کو ماہین کے گھر جانے کا یاد آیا تو جھٹ سے اٹھ گئی۔

آچانک سستی کا خول دماغ سے اتر گیا۔

آف اللہ اگر میں وقت پر نا پہنچی تو خیر نہیں حبیبہ میڈم آپکی مدیحہ پیغام دے کر جا چکی تھی

حبیبہ نے پردوں کو ایک طرف کیا اور انگڑائی لیتی سامنے اُنچے سے گھر کا جائزہ لینے لگی۔

جو ایک منزلہ عمارت کے پیچھے صاف نظر آتا تھا۔

اپنی کمزور نظر کی بدولت حبیبہ کی آنکھیں چندھیائ

پاس پڑی عینک کو آنکھوں پر سجائے وہ ایک بار پھر سے گھر پر نظریں جما چکی تھی۔

شکر ہے کچھ خاص رش نہیں شکون سے جاؤ گی اب آخر دوست کی بہن کی مہندی ہے۔

قد آدم شیشے کے آگے کھڑی وہ اپنے بالوں میں ٹویسٹ سٹائل بنا رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گہری آسمانی رنگ کی قمیض کے ساتھ ہم رنگ پجامہ اور ڈوپٹا اس پر بے حد جب رہا تھا۔

قمیض پر سلوّر تار کا کام ہوا تھا جو اسے چار چاند لگا رہا تھا۔

اپنی لمبی سیاہ آنکھوں میں حبیبہ نے کاجل لگایا جو اسکی آنکھوں کو اور پر کشش بنا رہا تھا۔

ہاتھوں میں سلور چوریاں پہنے وہ ایک تنقیدی نگاہ خود پر ڈالنا نا بھولی۔

ماہین۔۔

حبیبہ نے گھر میں داخل ہوتے ہی ماہین کو پہچان لیا۔

ماہین فوراً حبیبہ کے گلے لگ گئ۔

یار میری جان دیکھ کر دل سے خوشی ہوئ۔

ماہین نے حبیبہ کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالتے ہوئے قدم آگے بڑھا دئے۔

سٹنگ روم میں لا کر ماہین نے سب کا تعارف حبیبہ سے کروایا۔

یہ حبیبہ شمس ہے میری دوست۔

ہر ایک کی نظر میں اسکے لئے ستائش تھا۔

بے شک وہ ضرورت سے زیادہ پیاری تھی۔

دیکھو عورت سے بدلہ نہیں لیتے۔

عورت نازک ہوتی ہے۔

عورتوں کو تو پھول کی مانند رکھنا چاہیئے۔

عورتوں سے بدلہ لینے والے مرد کمزور ہوتے ہیں بلکے وہ تو مرد بھی نہیں ہوتے۔

شاہ نین نے اپنے دوستوں کو سمجھانا چاہا۔

یار ہو گا یہ سب تیرے لئے وہ ہوتی کون ہے ہم پر ہاتھ اٹھانے والی۔؟

جانتی ہے وہ ہمیں۔؟

نہیں ہے کون تو۔؟ کس سلطنت کا بادشاہ ہے تو۔؟

یار۔۔۔"نواز نے انگلی اٹھا کر شاہ نین کی بات کاٹ دی"

تو رہنے دے بھائ جب اس کو پتا چلے گا کے نواز سائ کون ہے تو اسکے اوساں ختا ہو گے۔

دیکھو نواز میں تمہاری ان فضول باتوں پر کوئ رائے نہیں پیش کروں گا تم جانو تمہارے یہ دوست جانیں اگر تم نے اپنے اس غلط دھندے کو بند نا کیا میں بھول جاؤں گا کہ تم میرے بھائ ہو۔

شاہ نین کہ کر خارجی دروازے سے باہر نکل گیا۔

دیکھ بالاج مجھے وہ لڑکی چاہیئے بدلہ لوں گا میں اسکے بھائ کا تو میرا ساتھ دے گا۔؟نواز نے بالاج کے طرف گردن گھما کر کہا

بالاج نے اثبات میں سر ہلایا۔

نواز وہ کراچی والی ڈیلینگز کی فائل آ گئی ہے سارار کا ہوا کام ایک بار پھر شروع ہو گیا ہے۔

بالاج نے یاد آنے پر ناوآز کو خبر دی اور اٹھ کھڑا ہوا اور قدم باہر کی جانب بڑھا دئے۔

نواز کوئی رد عمل دئے بغیر ایک نمبر ڈائل کرنے لگا۔

پہلی مس کال پر ہی فون اٹھالیا گیا تھا۔

نواز نے فون کان سے لگاتے ہوئے پشت صوفے سے لگائی۔

"جی لیڈر۔؟" مقابل نے مصضب لہجے میں بات کا آغاز کیا۔

صادم کو آج رات میرے پاس لانے کی ذمہ داری تمہاری ہے" فادی"۔ نواز سکون سے مقابل کو حکم دے چکا تھا۔

لیکن لیڈر آپ تو اسکی بہن کو نہیں اٹھانا چاہتے۔؟

وہ خود چل کر آئے گی۔

بس صادم میرے پاس ہو۔

نواز آخر میں فون بند کرتا آنکھیں موند گیا۔

ماہین حبیبہ کو اپنی بہن کے کمرے میں لا چکی تھی جہاں جگہ جگہ گلاب کے پھول بکھرے پیروں میں روندے جا رہے بے اختیار حبیبہ کو بہت دکھ ہوا۔

"بھلا پھول اس سب کے لئے پھول کہلائے جاتے ہیں۔؟"

اسے کسی گہری سوچ میں ڈوبا دیکھ ماہین نے اسے اپنے جانے کی اطلاح دی۔

حبیبہ نے سر کو خم دیا اور ماہین کی بہن "ایمان" کے ساتھ باتوں میں مگن ہو گئ۔

ماہین کمرے سے باہر آکر کبھی وقت دیکھتی کبھی پیچھلے بغیچے کا دروازہ۔

یااللہ کیسے اس مصیبت سے چھٹکارا حاصل کروں۔؟

کبھی بائے سمت کبھی دائل سمت ٹہلتی وہ اپنی مشکل سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتی تھی۔

تبھی حبیبہ کی آواز پر مڑی۔

کیا ہوا۔؟ کوئی پریشانی ہے۔؟ حبیبہ نے فکر مندی سے پوچھا۔

"ہاں۔"، "نہیں" وہ بس ایمان کی دوست نہیں آئی نہ اب تک اس لئے۔

لو تو تم پریشان کیوں ہو رہی ہو۔؟ وہ بازو کمر پر باندھے ناراضگی سے بولی۔

اب میری بہن اداس ہو میں ادھر اُدھر دندناتی رہوں۔؟ ماہین نے ناراضگی کا اظہار کیا۔

"ارے یہ تو یے" ابھی ماہین اسے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولتی کے پیچھے سے حمنہ کی آواز پر مڑی۔

آرے ے ے ے۔۔ پیارے لوگوں آئے آئے۔ وہ شوکھ آنداز سے کہتی ذرا سنبھل کر لہجہ درست کیا۔

آہاں ماہین تم کبھی باز نا آنا حمنہ نے ماہین کے سر پر چپت لگائ۔ماہیں ذرا آدا سے سا ہنسی۔

حمنہ کی نظر حبیبہ پر گی تو مسکرائ۔

آپ یقیناً حبیبہ شمس ہیں۔؟حمنہ مسکراکر پوچھتے ہوئے اسکے پاس آکھڑی ہوئ۔

میں حمنہ ہوں اور یہ جو اندر آرہے ہیں میرے بھائ ہیں۔۔

شاہ نین۔

بہت خوشی ہوئ آپ سے مل کر۔حبیبہ نے بے اختیار شاہ نین کی طرف دیکھا اسے خود کو ہی دیکھتا پایا تو نظریں جھک گیٔ۔

ماہین کو اس میٹھے تعارف نے کہی اندر تک کاٹا تھا۔وہ گوارا نہیں کرتی تھی شاہ نین کا کسی اور کو دیکھنا۔

اوکے حمنہ سی یو۔شاہ نین حمنہ کو خدا حافظ کہتے کسی کو دیکھے بغیر باہر کی جانب بڑھ گیا۔

آو حمنہ۔ماہین حبیبہ کو نظر آنداز کئے حمنہ کو ایمان کے کمرے کی جانب لے گئ۔

اسے حبیبہ کی موجودگی اب خاصی بری لگ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

حبیبہ نے اپنا نظر انداز ہونا محسوس کر لیا تھا۔

بغیچے میں بکھرے سکون کو دیکھ جالی دار دروازے کو پار کرتی وہ ایک کرسی پر جا بیٹھی۔

اسے ویسے بھی اس ماحول میں گھٹن سی ہو رہی تھی۔

تیز ہوا کے جھونکے نے اس کے ریشمی بالوں کو اڑتا دیکھ اسکی بلائیں لے لی۔

چاند اپنی پوری چمک آسمان پر بیکھرے زمینی چاند کی چمک دیکھ شرمایا۔

بلاشبہ وہ چاند کی چاندنی کی مانند شفاف تھی۔

ٹھنڈی ہوا کے جھونکے کے ساتھ بہت سے گلاب کی خوشبو اسکے اندر تک اتر گئ۔

آنکھیں مونڈے وہ اس خوشبو سے لطفاندوز ہوئ۔

خوشبو کے غائب ہو جانے پر وہ ان گلابوں کو ڈھونڈنے لگی بغیچے کے ایک کونے میں بہت سے گلاب کے ٹکے چکور میز پر پڑے تھے وہ خوشی سے مسکرائ ایک بار پھر وہ ان گلابوں کی مہک میں کھو چکی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کسی بھاری چیز کے گرنے کی آواز سے سکوت ٹوٹا۔

اسنے مڑ کر دیکھا لیکن کچھ بھی بدلا نہیں تھا۔

واپس گلابوں کی طرف منہ کرنے پر ایک زوردار چانٹا اسکے منہ پر پڑا وہ کچھ سمجھ نہ سکی انکھوں کے آگے پہلے بے یقینی تھی اور پھر اندھیرا چھاتا گیا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

"ماضی، چار ماہ پہلے"

نواز اونچی عمارت کے آگے کھڑا شاید کسی کا انتظار کر رہا تھا۔کچھ دیر بعد

ایک سیاہ گاڑی عین نواز کے آگے رکی۔

اندر بیٹھے شخص کا شہرہ دھندلا تھا گاڑی کے شیشوں پر لگے سیاہ پیپرز کی وجہ سے وہ آدمی پردہ پوش تھا۔

نواز گاڑی کا دروازہ کھولتے اندر بیٹھ گیا۔

گاڑی میں جنبش ہوئی اور گاڑی زن کی آواز سے آگے بڑھ گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا نوجوان کالے لباس اور ماسک میں بیٹھا کوئی خفیہ ایجنٹ لگتا تھا گاڑی ایک جنگل نما علاقے میں رکی جہاں بڑے بڑے ٹرک آ جا رہے تھے۔

ایک جگہ کھڑا بالاج گاڑی کو دیکھتا ہاتھ میں سیاہ فائل پکڑے آگے بڑھ رہا تھا۔

نواز نے گاڑی میں بیٹھے پردہ پوش کو گاڑی یہی کھڑی کرنے کا اشارہ کیا۔

نواز! بالاج نے رازداری سے سیاہ فائل آگے بڑھا دی۔

نواز سیاہ فائل کھولے اسکا جائزہ لینے لگا چلتے ہاتھ ایک پل کو رک گئے۔

سر پر آسمان گر پڑا تھا۔

"sadam how dare you صادم ہاو ڈیر یو"

نواز چلایا اس سے پہلے وہ صادم کو غلط لفظوں سے ملامت کرتا۔

پولیس کے سائرن کی بہت سی آوازیں دور سے سنائی دی۔

بالاج اور ناواز پہلی فرست میں اپنی سیاہ گاڑیوں میں بیٹھے اور گاڑیاں زن کی آواز سے آگے بڑہیں۔

صادم اسکا دوست تھا جو اسکی ڈرگز سمگل کرنے میں مدد کیا کرتا تھا۔

آج اسنے نواز عثمان کے ساتھ غداری کی تھی۔

“ deserveشاید اس لئے کیوں کے ناوآز یہ سب"

کرتا تھا۔

نواز صادم کا وہ دوست تھا جو ہر مشکل، تنگ اور سیاہ کنوے میں صادم کو دھکا دیتا تھا اور خود اس کنوے کے جانب دیکھتا بھی نہ تھا۔

آج حساب برابر ہو گیا تھا۔

نواز کا سارا کام ٹھپ ہو چکا تھا نواز منہ کے بل گرا تھا۔

"حال"

کمرے میں ایک جانب بہت سا کاٹ کباڑ پڑا تھا ایک کونے میں ایک کرسی پڑی تھی جس پر نڈھال بے ہوش سی حبیبہ بندھی تھی کمرے کے درمیان میں ایک سیاہ شیشہ لگا تھا جس کے

دوسری طرف بیٹھک بنی تھی اور سامنے وہی منظر تھا جس منظر میں حبیبہ شمس بے ہوش پڑی تھی بیٹھک میں بیٹھا ناواز، بالاج اور رفی بیٹھے اس وجود کو دیکھ رہے تھے اس پار وہ انہیں شیشے کی وجہ سے دیکھ نہیں سکتی تھی نیم بے ہوشی میں اسکا شہرہ ایک طرف لٹک رہا تھا۔

نواز نے پیشانی مسلتے ہوئے رفی کو دیکھا۔

یہ ہے صادم کی بہن۔؟ بول۔

آخر میں وہ چلایا تھا

اس لئے رقم نہیں دیتا تجھے کے کسی کو بھی اٹھا لائے گا تو وہ گھمبیر آواز میں چلاتا دروازے کی "کرر" آواز پر رکا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دروازے پر حامد تھا۔ہاتھ باندھے وہ ناواز کو حیرت سے دیکھ رہا تھا جو رفی پر چلا رہا تھا اور رفی سر جھکائے بیٹھا تھا۔آج تک اس نے ناوآز کے بات پر اف تک نہیں کیا تھا۔

کیا ہے۔؟؟نواز سختی سے بولا۔

سر آپکو شاہ نین صاحب بلا رہیں ہیں۔بات ختم ہوتے ہی وہ الٹے پیر بھاگا تھا۔

نوآز،رفی کو باہر آنے کا اشارہ کرتے جا چکا تھا۔۔۔

《----------------------》

کیا وہ لڑکی صادم کی بہن نہیں۔؟

شاہ نین نے حیرت سے پوچھا۔

یہ تو، تو رفی سے پوچھ۔

سر میں تو ویسے کیا جیسا کہا گیا تھا یہ ہی بیٹھی تھی وہاں۔

رفی معصومیت سے نوآز کو چڑنے پر مجبور کر چکا تھا۔

کیا۔؟ رفی یہ مزاق نہیں تمہارے اس سو کالڈ لیڈر کو وجہ سے کوئی بھی لڑکی مینٹلی ایل ہو سکتی ہے۔ شاہ نین کو اب کی بار ناوآز پر غصہ آیا۔

سر وہ۔رفی کچھ کہتا کے نواز نے اسکی بات کاٹ دی۔

چپ کر جا تو بس۔ناوآزدرشتگی سے بولا۔

اور چلاج۔۔۔،شاہ نین نے نواز کی بات کاٹ دی۔

چپ رہ یار۔وہ ان سے بے زار ہو چکا تھا۔

اور تو تیرا جس کو دل چاہے گا اٹھا لائے گا۔؟کل کو یہ تجھے کہے فلاں،فلاں کو اٹھا کر لا۔تو،تو وہاں بیٹھے کھسرے کو اٹھا لائی اور آ کر کہی سر وہاں یہی بیٹھا تھا میں اٹھا لایا۔

اس سے پہلے رفی اور بے عزت ہوتا۔

کمرے سے بالاج نکلا۔

"وہ اٹھ گئی ہے رو رہی ہے" بالاج نے مسکین بننے کی ناکام ایکٹنگ کی۔

نواز اور شاہ نین اندر کی طرف بڑھ گئے شیشے کے اس طرف وہ رو رہی تھی۔

شاہ نین کو دھچکا لگا۔اسکے پاوں کے نیچے سے زمین نکل گی۔

باب: دوم

فصلے گل از قلم بالا خان

آو آو حمنہ سہیلی تم میری ہو اور گپیں تم ماہین کے ساتھ مارتی آ رہی ہو۔ایمان نے مصنوعی ناراضگی دیکھاتے ہوئے حمنہ کو گلے لگایا حمنہ بھی ہنستی ہوئی گلے لگی۔

آرے دلہن صاحبہ آپ حکم کریں ساری عمر آپ کے پاس گزار دوں۔؟لیکن پھر جیجو جی کا کیا ہو گا۔؟

حمنہ نے ایمان کو شرمانے پر مجبور کیا۔

اللہ معاف کرے کیسی کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ دونو۔؟

continue کریں میں چلی آپنی سہیلی کے پاس۔ چلیں

ماہین مٹکتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔

اسکے جانے کے بعد حمنہ اور ایمان اپنی باتوں میں ایک بار پھر مگن ہو گئ۔

کہا گئ یہ لڑکی۔؟ماہین نے لاونج میں نظریں دوڑائ حبیبہ وہاں نہ ملی تو اسے کال کرنے کے لئے فون کان سے لگیا ہی تھا کے رک گئ۔

کوئ حبیبہ کو باہوں میں اٹھائے درمیانی دیوار پھلانگ رہا تھا۔

ماہین خوف سے پسینے میں بہنے لگی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کال کاٹ کر ماہین نے اسکی وڈیو اس طرح بنائ کے یوں لگتا تھا کے جیسے وہ شوک سے اس پردو پوش کے ساتھ جا رہی ہو۔

جہاں پہلے خوف تھا وہاں نفرت جگہ لے چکی تھی۔

جس مقصد کے لئے تم سے دوستی کی تھی نہ بس چھوڑو تم تو میری خوشیوں پر ہی ہاتھ ڈالنے لگی۔

ماہین اب ابلیس کا عقس محسوس ہو رہی تھی۔

اچھا ہی ہے ویسے قابل تو اسی کے ہو تم حبیبہ شمس۔

ماہین۔حمنہ نے کمرے سے نکل کر ماہین کو مخاتب کیا۔

جی جی۔؟

وہ تمہاری سہیلی ہے نا کیا نام تھا اس کا۔؟حمنہ پر سوچ نظروں سے ماہین کو دیکھنے لگی۔

حبیبہ شمس۔؟ماہین نے حیرانی سے پوچھا۔

ہاں ہاں وہی کہاں ہے وہ۔؟

وہ چلی گئ۔

کہاں۔؟؟؟

پتہ نہیں کون لڑکا تھا۔ماہین سہولت سے جھوٹ بول رہی تھی۔

کیا۔؟حمنہ حیران ہوئ۔

یقین نہیں آپ کو۔؟

یہ دیکھیں۔ماہین نے ویڈیو آن کی۔وہ 3 منٹ کی ویڈیو بربادی کی نشانی تھی

اکثر چھوٹے چھوٹے ثبوت بڑی بڑی بربادیاں لاتے ہیں۔

حمنہ کبھی چمکتی سکرین کو دیکھے کبھی ماہین کو

لیکن ماہین یہ تمہارے پاس کیسے۔؟ماہین کو داڑ میں کچھ کالا لگا۔

لو بھئی کل کو اسکے ماں باپ پوچھیں گے تو میں یہی ثبوت دوں گی۔

یہ کہ دوں کے بھاگ گئی۔؟ بھلا وہ مجھ پر یقین کریں گے۔؟

ماہین سہولت سے جھوٹ بولا۔

ماہین وہ ایسی نہیں لگتی۔اسکی آنکھوں میں، میں نے شرم دیکھی ہے۔

لگتا تو ایسا کوئی بھی نہیں۔

ایک انسان میں ایک چھپا ہوا انسان بھی ہوتا ہے۔

تم میں بھی تو ایک چھپا ہوا انسان ہے ماہین۔

uncomfortable کیا پتہ تم نے وہ ظاہر کر دیا ہو۔حمنہ نے ایک پل کے لئے ماہین کو

کیا تھا۔

اگلے ہی لمحے ماہین سنبھلی تھی۔

Clubb of Quality Content

جی بلکل ہو سکتا ہے میرے اندر ایک انسان ہو لیکن اتنا پنچ نہیں۔ماہین نے آنکھیں گھمائ اور آگے بڑھنے کے لئے قدم بڑھائے حمنہ کی آواز پر حرکت کرتے قدم رکے تھے۔

"بلکہ حد سے زیادہ پنچ"

حمنہ کی بات پر ماہین کے چہرے کا رنگ فق ہوا تھا۔

حمنہ نے افسوس سے ماہین کو دیکھا اور قدم آگے کی جانب بڑھا دئے۔

جو الذامات لگاتے ہیں اکثر ان الزاموں کا شکار خود ہو جاتے ہیں۔

انسان بے شک سات پردوں میں چھپ کر رہے الزام لگ ہی جاتے ہیں۔

یہ بات اکثر انسان بھول جاتا ہے کہ مقافاتِ عمل اشرف المخلوقات کے لئے ہی ہوا کرتے ہیں۔

ہمارے گناہ ہمارا پیچھا کبھی نہیں چھوڑتے بلکہ اپنے ہونے کا احساس دلاتے رہتے ہیں۔

کیوں ہو رہے ہو۔؟ possessiveشاہ نین تم اتنے

نواز نے بیزاریت سے پوچھا۔

نواز میرے گھر ماں بہن بھی ہیں۔اور ماں بہن تمہاری بھی کچھ لگتی ہیں۔بے شک تمہاری سگی نہیں۔

کسی کی ماں بہن کو تم اٹھا کر لے آو گے اور کل کو کوئی میری بہن کو اٹھا کر لے جائے گا۔

جسے شاید تم بھی بہن کہتے ہو تو کیا منہ دیکھاو گے سب کو۔؟

شاہ نین کے رگیں غصے سے تنی ہوئی تھی۔

یاد رکھو نواز اگر اگلے 24 گھنٹوں میں تہ خانے میں بند بے قصور قیدی سہی سلامت باہر نہ آئے تو میں خود تمہیں حوالات میں بند کرواوگا۔یہ میرا اخری فیصلہ ہے۔

تو کہی سے میرا بھائی نہیں لگتا شاہ۔

نواز نے بند مٹھیاں میز پر غصے سے ماری تھی۔

لیکن شاہ نین کو فرق نہیں پڑا تھا وہ پر سکون تھا۔اس نے کسی کے غصے کا ٹھیکا نہیں اٹھایا تھا۔

ہوں بھی نہیں۔شاہ نین نے سرد انداز میں آگ اُگلّی تھی۔

تم نواز عثمان ہو اور میں شاہ نین حسن۔

فرق ہے۔شاہ نین اور نواز کے درمیان پھیلی خنکی کو کوئی بھی محسوس کر سکتا تھا۔

ان دونوں میں ہوئی بک بک میں بالاج پہلی بار شامل ہوا تھا۔

اسکے دل میں اٹھتا سوال اب اسکی زبان پر تھا۔

شاہ نین آپس کی باس ہے دل تو نہیں دے بیٹھے اسے۔؟ بالاج کمینگی سے مسکرایا۔

مت ہوا کرو تم۔میرا اتنا کمزور دل (non serious اوہ شٹ آپ اتنا نان سیریس)

نہیں جو کس پر بھی ہار جائے گا اور آئندہ ایسے گھٹیا سوال اپنے تک محدود رکھو۔بالاج کمینگی

سے مسکراہ رہا تھا۔

شاہ نین کسی پر بھی سرسری نظر ڈالے بغیر بار کی طرف بڑھ گیا۔

رفی۔نواز آنکھیں موندے صوفے کی پشت سے کمر ٹِکائے ہوئے تھا۔

جی لیڈر۔؟پاس بیٹھا رفی فوراً الرٹ ہوا۔

اس لڑکی کو اسکے گھر چھوڑ آو گھر کا پتہ اس سے تم خود پوچھ لینا۔

زیادہ تفتیش کرے تو چپ رہنا۔نواز نے بات ختم کرتے ہی قدم اپر جاتے زینوں کی طرف بڑھا دئے۔

جی لیڈر۔!رفی نے فوراً قدم تہ خانے کی جانب بڑھادئے۔۔۔

قسط نمبر:۳

فصلے گل از قلم بالا خان

لوکر کے کھلنے کی آواز پر حبیبہ نے بے ساختہ نظریں اٹھائی۔

نوجوان آدمی جس کا چہرا ڈھکا ہوا تھا لوکر کے کھلے دروازے میں کھڑا حبیبہ کو تک رہا تھا۔

اسکی سرد نظروں سے گھبرا کر وہ خود میں سمٹ سی گئی۔

بے حد خوف زدا سہمی ہوئی لڑکی کونے میں بیٹھی منہ چھپانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

آپ باہر آجائے ریہائی ہو گی آپ کی۔

رفی نے لوکر سے ہٹ کر باہر آنے کا راستہ دیا۔

حبیبہ دہشت زدہ سی خود میں سمٹنے کی کوشش کر رہی تھی۔

رفی نے آنکھیں گھمائی۔

دیکھیں آپ کو دیکھنے کے لئے مفت کا وقت نہیں میرے پاس آپ نہیں جانا چاہتی تو یہی رہ لیں۔

رفی لوکر کا درواآزہ بند کرنے آگے بڑھا کے حبیبہ جھٹ سے اٹھ کھڑی ہوئی کچھ بھی کہے بغیر

وہ باہر کی جانب بڑھ گئی۔

م۔میں چلی جاوگی۔

حبیبہ نے ڈرتے ہوئے کہا۔

یہ جس جگہ آپ ہیں نہ بی بی یہاں آپکی سات پشتیں بھی نہیں آسکتی تو آپ خود کیسے جاسکتی ہیں ۔؟

خود چلی جاو گی۔۔

رفی نے نکل اُتارتے ہوئے چلنے کا اشارہ کیا حبیبہ موقعہِ غنیمت جانتے ہوئے آگے بڑھی۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی رفی نے حبیبہ کو کوئ سوآل نہ کرنے سے تنبیہ کیا۔

گاڑی میں جنبش پیدا ہوئ اور گاڑی اپنی منزل کی طرف روآنا ہو گئ۔

گاڑی کو چلے ابھی پانچ منٹ ہی گزرے تھے کے حبیبہ رفی کی آخری بات بھلائے بول پڑی۔

آپ کو تو گھر کا راستہ نہیں آتا ہے؟

حبیبہ نے گاڑی سے باہر فکرمندی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

رفی نے بے زار ہوتے ہوئے جواب دیا۔

ہمیں سب پتا ہے بی بی!

آپ کے گھر کا "پتہ" ہم نے کیسے نکلوایا آپ کو اس سے کوئ سروکار نہیں ہونا چاہیے۔

حبیبہ اس کی بات سنتے ہی کچھ مطمئن ہوئ۔

کچھ لمحوں بعد پھر حبیبہ بول اٹھی۔

وقت کیا ہوا ہے۔؟

"حبیبہ ناخن کترتے ہوے بولی۔"

رفی نے ڈیش بورڈ پر پڑے فون سے ٹائم دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

“2 : 40”

حبیبہ کا رنگ پل بھر کو فق ہوا۔

ناخن کترتے ہوے وہ ایک بار پھر بولنے کی ہمت کرنے لگی۔

آپ میری ماما کو کہ دیں گیں کے آپ نے مجھے اغواء کیا تھا پلیز۔؟

حبیبہ کی آنکھوں میں نمی جھلکنے لگی۔

بی بی! آپ کا دماغ اپنی جگہ پر نہیں شاید اپنا علاج کروائیں۔

اور آپ کی آواز نہ آئے اب ورنہ یہی بیچ راستے میں اتار دوں گا۔

سرد آواز میں کہتا وہ اسے نظر انداز کر چکا تھا۔

آنسو جو پلکوں کی باڑ توڑنے کی کوشش میں تھے آنکھوں سے لڑکھتے گالوں پر بہتے چلے گئے۔

گھر کی فکر ستانے لگی تھی نا جانے ایک مشکل کے بعد کتنی مشکلیں تھی۔

حبیبہ سے رہا نا گیا تو ایک بار پھر بول اٹھی۔

آپ کہ دیں گے نا۔؟

"پلیز"

آخر میں حبیبہ کی آواز بھرائی۔

رفی نے کوئی جواب نہ دیا اور گاڑی ایک سنسان گلی کی طرف موڑ دی

ایک گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد گاڑی ایک اونچے چمکتے گھر کے باہر رکی۔

رفی نے گھر کا جائزہ لیتے ہوئے گاڑی کے لوک کھولے۔

حبیبہ میں ہلنے کی سکت ختم ہوتی جا رہی تھی۔

آگے کی مشکل کا سوچتے ہی جان نکل رہی تھی۔

اوہ ہیلو! رفی نے ابرو اچکائے۔اُترو یہ کوئی شہزادہ آئے گا۔؟

نکلو۔اب کی بار آواز میں سختی صاف محسوس کی جا سکتی تھی۔

حبیبہ نے ڈرتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھولا اور زینوں پر جا کر برف ہو گئی۔

رفی نے ایک سرسری نظر آس پاس ڈالی اور گاڑی زن کی آواز سے بڑھا لے گیا۔

زینوں پر کھڑی وہ بیل بجا چکی تھی۔

یہاں تک آگئی تھی تو آگے بھی جانا ہی تھا۔

کچھ لمحوں کے بعد دروآزہ کھلا سامنے کھڑی مدیہا کی آنکھیں پل بھر کو پھیل گئ۔

حبیبہ نے بکھری حالت کے ساتھ قدم اندر رکھے۔

مدیہا نے ایک تیز نظر حبیبہ پر ڈالی اور اونچی آواز دے کر سب کو حبیبہ کے آنے کی خبر دی۔

شمس۔؟

آقصہ بیگم فکر مندی سے بولی۔

ہوں۔؟

حبیبہ نہیں آئی ماہین کے گھر سے ابھی تک زرہ پوچھیں تو سہی۔؟ آقصہ بیگم کے چہرے پر فکر مندی تھی۔

"relaxاچھا میں پتا کرتا ہوں"

شمس صاحب نے فون پر ایک نمبر ڈائل کرتے ہوئے فون کان سے لگایا۔

علیک سلیک کے بعد انہوں نے حبیبہ کی واپسی کا پوچھا۔

مقابل نے فون ماہین کو دیا۔

جی انکل۔ وہ توکسی لڑکے ساتھ گئی ہے پتہ نہیں کہ رہی تھی اجائے گی۔ ماہین سہولت سے جھوٹ فرفر بول رہی تھی۔

کیا۔؟ شمس صاحب کو لگا انکو سننے میں کوئی غلطی ہوگئی ہے۔

جی جی۔ ماہین نے کہتے ہی فون کاٹ دیا۔

شمس صاحب پریشانی سے پیشانی مسلتے اٹھ کھڑے ہوئے۔

آقصہ بیگم نے پریشان حالت میں شمس کو دیکھا تو پریشانی میں اضافہ ہوا۔

کیا ہوا۔؟

شمس صاحب نے ساری بات آقصہ کے گوش گزار کی۔

شمس نہیں وہ ایسی نہیں۔

آقصہ بیگم شمس کی بات سنتے روتی ہوئی صوفے پر گر سی گئی۔

آقصہ یقین تو مجھے بھی نہیں آرہا لیکن یہ دیکھں۔

شمس نے چمکتی اسکرین آقصہ کی جانب گھمائی۔

شمس کی پیشانی پر پریشانی لکیریں نمودار ہوئی۔

وڈیو دیکھتے آقصہ بیگم کا سارا یقین پانی پانی ہوا تھا انکے پیروں تلے زمین نکلی تھی اور پھر آنکھوں میں سرخی ظاہر ہوئی تکلیف کا احساس اور یقینِ چکنا چور ہوا۔۔

قسط نمبر 4

فصلے گل

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

حبیبہ نے مدیہا کے اس انداز پر چہرا اور جھکا دیا۔

مدیہا کی اواز پر سب باہر کی جانب بھاگے تھے۔

حبیبہ کو دروازے میں کھڑا دیکھ ان سب کے قدم جام سے ہو چکے تھے بات پورے گھر میں پھیل چکی تھی اس لئے ہر ایک کو خبر تھی۔

مدیہا ایسے مناسب نہیں اندر لے آو اس کو۔

شمس کی آنکھوں میں تکلیف کے آثار نمایاں تھے وہ کہتے اپنے ہم راہ سب کو اندر لے جا چکے تھے مدیہا کے پیچھے حبیبہ بھی گھبرائی ہوئی اندر داخل ہوئی۔

صوفے پر بیٹھے لوگوں میں سے کوئی رو نہیں رہا تھا افسوس کر رہا تھا وہ رہی تھی تو بس وہ کھڑی بے آواز آنسو بہا رہی تھی۔

چہرا جھکائے بکھرے بال دوپٹہ شانوں پر پھیلائے۔

آ گر کوئی تھا پسند تو کہہ دیتی۔؟ خموشی کو شمس کی آواز نے توڑا تھا۔

اگر ایسے کام کرنے تھے ہمارا سوچ لیتی۔؟

شمس کی آنکھوں میں نمی چمکی تھی ہلکی سی۔

حبیبہ کچھ بھی نہ سکی نہ اپنی وضاحت دے سکی۔

ابا میں کسی کے ساتھ ن۔نہیں گئی

روتے ہوئے حبیبہ نے شمس کی طرف بڑھنا چاہا۔

شمس نے ہاتھ کے اشارے سے حبیبہ کو وہی روک دیا۔

ماما۔؟

حبیبہ نے باپ کی بے رخی محسوس کی تو ماں کو پکارا۔۔

ماما میں نہیں۔۔ حبیبہ کی بات ختم ہونے سے پہلے ہی اقصیٰ نے بات کاٹ دی۔۔

اس معاملے پر کوئی بات نہیں کرے گا۔

بہتر رہے گا یہ بات گھر کی چار دیواری سے باہر نہ جائے اتنا کہتی وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

حبیبہ کا دماغ پھٹنے کی حد تک دکھ رہا تھا۔

لاؤنج میں بیٹھے شمس نے اشارے سے سب کو جانے کا کہا جب سب منظر عام سے غائب ہوئے تو حبیبہ کو مخاتب کیا۔

جو بھی ہے وہ اسے کہو رشتہ بھیجے ورنہ اقبال دین کے بیٹے کا رشتہ آپشنل ہے سوچ لو اور بتا دینا۔

بہت اہستگی سے کہتے وہ اٹھ کر جا چکے تھے۔

وہ وہی کھڑی رہی اسے لگا وہ صدیوں تک یہی کھڑی رہے گی

آنسو زمین پر گرتے اسکے دل کو زخمی کر رہے تھے اتنی بے اعتباری اپنوں کی۔؟

کیا اعتبار کرنا اتنا مشکل اور کچا ہوتا ہے کہ ایک حادثہ اسے توڑ کر کرچی کرچی کر دے۔۔

اسکی زندگی جیسے کسی گہرائی میں جا رہی تھی کاش کے یہ خواب ہوتا اپنے واپس اعتبار کرتے کاش۔

Clubb of Quality Content!

کچھ الزام انسان کو خالی کر دیتے ہے الزام بھی وہ جو بے قصور پر لگے۔۔

صبح کی روشنی کمرے میں چھن چھن کرتی جالی دار پردوں سے ترچھی ہو کر کمرے میں گر رہی تھی۔

کھڑکی کے پاس پڑی کرسی پر حمنہ بیٹھی کسی فائل کا جائزہ لے رہی تھی۔

بالوں کو ڈھیلے سے جوڑے میں قید کئے لمبی نیلی کمیز کے ساتھ ہم رنگ شلوار پہنے وہ تھکی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

دروازے پر ہوئی مدہم دستک نے اس کے کام میں خلل پیدا کیا۔

آجاو۔ مصروف سے لہجے میں کہتی وہ پیشانی مسلنے لگی۔

کمرے میں جانی پہچانی سی خوشبو پھیل گئ۔

حمنہ نے گردن ترچھی کرکے آنے والے کو دیکھا۔۔

وہ شاہ نین تھا سیاہ ٹی شرٹ کے نیچے نیلا ڈھیلا پجامہ پہنے نین سے جاگا ہوا لگتا تھا۔

ہاں جی۔؟ حمنہ نے آبرو اچکائے۔

بات کرنی ہے۔

کرو۔؟

شاہ نین نے گلا صاف کرتے ہوئے بات کا آغاز کیا۔

"مینی "(حمنہ)وہ جو لڑکی اس دن تمہاری سہیلی کے گھر تھی کیا نام تھا اس کا۔؟

ماہین۔؟

ارے نہیں ایک اور بھی تھی یار۔

حبیبہ۔؟؟حمنہ نے حیرانی سے پوچھا۔

ہاں۔شاہ نین نے چٹکی بجاتے ہوئے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کیا۔

آپ جانتی ہیں وہ آغوا ہوئی تھی اس رات۔؟؟

کس رات۔؟

جس رات ہم ماہین کے گھر گئے تھے یار۔۔

وہ آغوا ہوئی تھی یہ کسی غیر کے ساتھ بھاگی تھی۔؟؟؟حمنہ نے سپاٹ چہرے سے جواب

دیا۔

مطلب۔؟؟

Clubb of Quality Content

مطلب یہ شاہ نین کے اس دن ماہین نے مجھے اسکے فرار ہونے کی وڈیو دیکھائ تھی یقین تو مجھے اس پر بھی نہیں لیکن آنکھوں سے دیکھا دھوکہ تو ہوتا نہیں۔

اور وہ وڈیو ماہین کے پاس کیسے آئ۔۔؟؟

اسی نے بنائ تھی۔حمنہ نے لاپرواہی سے کہا۔

کبھی کبھی آنکھوں دیکھا دھوکہ ہوتا ہے۔

آپ انسان تو پہچان سکتے ہو لیکن اس کے اندر کیا چل رہا ہے یہ نہیں۔

تم کیا کہنا چاہتے ہو شاہ نین۔؟؟؟

یہی کے ہو سکتا ہے تم غلط ہو۔

ثابت کرو۔۔حمنہ نے آنکھیں گھمائ۔

وقت ثابت کرے گا میں نہیں۔۔

تم کیوں اتنا نرم دل ہو رہے ہو۔؟؟؟

نرم دل نہیں احساس ہے مجھے دوسروں کی عزت کا۔

سخت لہجے میں کہتا وہ باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔

حمنہ خالی سی بیٹھی اسکی پشت تکتی رہی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہیلو. !انجان نمبر سے ائی کال نے بات کا آغاز کیا۔

مجھے ایک کام ہے۔ مدہم آواز

میرا کام ہو چکا ہے؟ مکابل بولی

نہیں۔

تو تمہارا کس خوشی میں کرو۔؟

ہو جائے گا تمہارا کام۔۔

مجھے وہ چاہئے تو چاہئے

مل جائے گا۔

کب تک

بھروسہ رکھو شاہ نین صرف تمہارا ہے ماہین لیکن ایک شرت پر

منظور ہے۔

شرت تو سن لو۔

تمہیں اپنا بھائی میرے حوالے کرنا ہوگا۔

ک۔کیا۔؟

ہاں

کیوں

جتنا کہا اتنا کر سکتی ہو.؟؟؟

د۔د۔دیکھو اب اتنی بھاری شدت نا رکھو پلیز

پھر تمہیں مجھ سے ملنا ہوگا میرے کمرے میں میں اور تم بس۔فاتحانہ انداز

ک۔کیا۔گھبرائی ہوئی آواز

اس سے آسان کوئی کام نہیں ماہین اب

دیکھو انکار کی گنجائش بھی نہیں اب

ایسا نہ کرو۔

کیسا کرو پھر۔

دیکھو یہ سہی نہیں۔۔

سہی تو وہ بھی نہیں جو تم کر رہی ہو ہو سکتا ہے تم انکار کرو میں سب پر تمہارا اصل ظاہر کر

دوں۔۔

ن۔ن۔ نہیں منظور ہے مجھے۔

کل پھر سات بجے تم میرے گھر ہو۔

دن

اور میرا کام کب ہو گا۔

راستے سے تو وہ ہٹ جائے گی ماہین لیکن جس کیلیئے یہ سب کر رہی ہو نہ ملا تو کیا کرو گی.؟

صبر۔اداس مسکراہٹ۔

ابھی کر لو۔

تم مجھے زیادہ بتاؤں نہیں کے مجھے کیا کرنا ہے۔

مجھے حبیبہ راستے میں نہیں چاہیۓ

مہندی کے دن رات 7 بجے وہ میرے گھر پر نہ ہو یاد رکھنا

ٹھیک ہے۔۔۔

بہانا کیا لگاؤ گے۔؟

ناول کلب
Clubb of Quality Content

رفی ہے نہ سب سنبھال لے گا۔

اوک۔

مکابل نے فون بند کیا۔

تو ماہین نے بھی فون بیڈ پر اچھال دیا۔

قد آدم شیشہ میں اپنا معائینہ کرتے اسے اپنے کام پر افسوس نہیں ہوا تھا۔

ہلکی ٹھنڈی ہوا کمرے میں ہر طرف پھیلی تھی۔

کمرے کے فرش پر بیٹھی وہ اپنے جوتے پہن رہی تھی۔

حبیبہ نیچے آجاؤ تمہاری بس اچکی ہے۔

آقصہ بیگم نے سرسری سی نظر حبیبہ پر ڈالتے ہوئے کہا۔

گھر میں اب کوئی بھی اس سے سیدھے منہ بات نہ کرتا تھا نا دل کا حال پوچھتا تھا نہ کوئی اور بات کرتا تھا سب منہ موڑے ہوئے اسکی بے قصوری سے نہ واقف تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حبیبہ نے بھی کسی کو دوبارہ وضاحت دینا ضروری نہیں سمجھا اپنا معاملا اللہ پر ڈالتی وہ مطمعین تھی لیکن دل میں کچھ داغ رہ گئے تھے جو صاف تو نہیں ہو سکتے تھے لیکن چھپ ضرور سکتے تھے۔

کالج کا بیگ پکڑتی وہ داخلہ دروازے سے باہر نکل گئ۔

کالج آج ماہین بھی نہیں آئ تھی وہ اس کے کارنامے سے واقف نہیں تھی لیکن شک اسکے دل میں ضرور آچکا تھا لیکن یقین بھی نہیں تھا کہ "ماہین" ایسے کر ہی نہیں سکتی وہ کیوں کرے گی۔

Clubb of Quality Content!

کالج کو چوڑی سیڑھیوں میں بیٹھے وہ آسمان پر تیرتے بادلوں کو تک رہی تھی۔

تبھی اسکے فون کی گھنٹی بھی ایک انجان نمبر سے کال آرہی تھی۔ حبیبہ جانبتی نگاہوں سے اس نمبر کو دیکھنے لگی۔

ناجانے کیوں اس نے وہ کال ریسیو کرلی۔

مکابل نے گھمبیر آواز میں بات کا آغاز کیا نہ اسلام نہ دعا سید ھا تک

مجھے آپ سے ملنا ہے آپ فارغ ہیں اگر نہیں تو وقت نکالیں کیوں کے آپکی اسی میں بھلائی ہے۔

چار بجے آپ میرے بھیجے گئے پتے پر آجائیں اپنا تعارف اور ملنے کا مقصد وہی بتاؤں گا۔

اور اگر آپ نہ آئی تو یاد رکھیے گا آپ اپنا نقصان کریں گی۔

اور ایک آخری بات میرا مقصد آپ سے مل کر آپ سے فلرٹ کرنا نہیں بس میرے سر پر قرض ہے اسے چکانا ہے

حبیبہ نے جواب دینے کے لئے لب کھولے ہی تھے کی مکابل نے فون کاٹ دیا۔

اسے ایک نئی فکر نے گھیر لیا تھا۔

بے شک ہر مشکل کے بعد آسانی ہے لیکن آزمائش ابھی باقی تھی۔

فصلِ گل

قسط نمبر ۵

ماہین پورے سات بجے گھر سے نکلی تھی لمبا چمچماتا کرتا زیب تن کئے منہ بھڑی سی چادر میں ڈھانپے وہ مطلوبہ پتے پر روانہ ہوئی۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد منظل سامنے تھی۔

ماہین نے گاڑی سے اتر کر لمبی عمارت کو سر تا پیر تک دیکھا۔

پھر اندر کی جانب قدم بڑھائے۔اپر جاتی لفٹ میں سوار ہوتے ہی اس نے کال ملائی۔

پہلی گھنٹی پر ہی نوآز نے فون اٹھالیا۔

میں آرہی ہوں۔ماہین نے مدہم آواز میں کہا۔

ویلکم۔!نوآز نے فاتحانہ انداز میں کہا۔

فون بند ہو چکا تھا۔

ماہین لمبی راہداری میں چلتی ایک کمرے کے آگے رک گئ۔

نوک کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑی دروآزہ کھل چکا تھا۔

سامنے ہے نوآزا اپنے مقروہ چہرے کے ساتھ کھڑا ماہین کو اندر آنے کا راستہ دے رہا تھا۔

ماہین ہچکچاتی ہوئ اندہ دآخل ہوئ

"محبت کیا کیا نہیں کروآتی۔؟"

وہ نہیں جانتی تھی کے آگے کیا چیز اسکا استقبال کرے گی۔

اندر داخل ہوتے ہی نوآز اسے بیڈروم کی طرف لے گیا۔

دل میں ماہین بہت ڈری ہوئی تھی لیکن اب کوئی راستہ نہیں تھا۔

بیڈروم میں آتے ہی نوآز نے ماہین کو آنکھ ماری ماہین نے چہرا جھکا لیا۔

نوآز نے اسے بیڈ پر اچھالا۔

وہ اچھل کر بیڈ پر جا گری جس کی وجہ سے سارے بال بکھر گئے۔

کمرے کے کونے میں لگا کیمرہ یہ منظر ریکارڈ کر رہا تھا اس بات سے ماہین واقف نہ تھی۔

نوآز نے اس رات ماہین کا خوب فائدہ اٹھایا۔

محبت تو پاک ہوتی ہے محبت اتنے غلط کاموں کی وجہ کبھی نہیں بنتی یہ تو حسد تھا۔

نوآزا اپنے مخصوص انداز میں بیٹھا اپنے آگے پڑی فائلز میں جھکا تھا۔

اپنے کام میں غرق بیٹھا وہ ساتھ ساتھ کچھ منٹ بعد چائے کے گھونٹ بھی بھر رہا تھا ۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

فون کی گھنٹی نے خلل پیدا کیا۔

اپنا سپاٹ چہرا فون کے آگے کیا مصروف سے انداز میں فون کان سے لگا کر بولا۔

ہوں بولو۔؟

لیڈر صادم شہر میں نہیں۔

نوآز نے کھکالگایا۔

اسکے اس انداز پر مکابل حیران ہوا۔

لیڈر کیا آپ اسے پکڑ چکے ہیں۔

یوں ہی سمجھ لو رفی۔

اسکی بہت بھڑی کمزوری میرے ہاتھ لگی ہے۔نوآز نے فخر سے کہا۔

کون۔؟؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسکی بہن۔۔

لیڈر وہ۔۔۔

اسکی بات ختم ہونے سے پہلے ہی نواز نے کاٹ دی۔

میں نے تمہیں کہا تھا نا وہ خود چل کر آئے گی۔

آخر میں وہ ہنسا تھا بس ہلکا سا۔

اچھا آج رات بارہ لڑکیاں چشمہ بھیجنی ہیں۔

جی لیڈر ضرور۔ مکابل نے ادب سے کہا۔

ہومیو پیتھک کے نام سے آج رات دس بجے بارہ لڑکیاں بھیجنی ہوں گی۔نواز نے ایک بار پھر دہرایا۔

مکابل نے ادب سے جو آب دیا تو نوآز نے فون کاٹتے ہوئے صوفے پر اچھل دیا صوفے کی پشت سے کمر ٹکائے وہ آنکھیں موند گیا۔

حبیبہ اس فون کے کال کے بعد گن سم سی بیٹھی بس اندازے لگا رہی تھی کے اب اس کام کی وجہ کیا ہے کون ہے یہ اور کیوں ہے۔؟

ناجانے اسکا دل کیوں کہ رہا تھا کے وہ جو بھی تھا اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔

وقت کے مطابق حبیبہ مطلوبہ پتے پر پہنچ چکی تھی ۔

Clubb of Quality Content!

ریسٹورینٹ میں معمول کی گہما گہمی تھی حبیبہ ایک کونے ولی خالی ٹیبل پر جا بیٹھی جو دو کرسیوں کے لیئے بنائی گئی تھی۔

آس پاس نظر دوڑاتے ہوئے اس نے ریسٹورنٹ کا جائزہ لیا کے کہی کوئی اور بھی تو ایسے نہیں بیٹھا اور وہ وہی کال والا انسان ہوء ہو سکتا ہے۔

لیکن کوئی ایسا نظر نہ آیا۔

کچھ منٹ بعد میسج آیا بی بی آپ پہنچ گئی ہے۔؟

حبیبہ نے مختصر جواب دیا۔

جی۔

مکابل نے جواب دینا پسند نہ کیا۔

تقریباً دس منٹ بعد ایک وہ اسکے سامنے آ کر بیٹھا۔

وہ چہرا جھکا کر بیٹھی تھی تو اسے آتے وقت دیکھ نہ سکی۔

مکابل کا چکر ماسک نے چھپا رکھا تھا بس آنکھیں باہر جھانک رہی تھی۔

حبیبہ کنفیوز ڈ ہوتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

مکابل نے بات کا آغاز کیا۔

میں آپ سے معزرت خواہ ہوں۔

حبیبہ کی آنکھیں پھیلی تھی۔

جی۔؟

میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں بی بی۔

شاہ نین نے اسکے گال گلابی ہوتے دیکھے تو اپنا سر پیٹنا چاہا۔

دیکھیں بی بی۔

میں نہیں چاہتا تھا یہ سب ہو آپ کے ساتھ جو ہوا اس کا زمیدار میں نہیں ہوں لیکن میرا بھائی ہے میں نہیں جانتا کے آپ کے ساتھ کیا ہوا میں بس یہ جانتا ہوں جو ہوا برا ہوا آپ مجھے بتائے آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں میں۔؟

Clubb of Quality Content

بات ختم کر کے شاہ میں نے آنکھیں جھکا دی تاکہ وہ انکمفرٹ نہ ہو۔

حبیبہ کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔

اپ کس بارے میں بات کر رہے ہیں۔؟؟؟

آپ کے آغوا ہونے کی بی بی۔

حبیبہ کا منہ کھل گیا۔

آپ آپ کیسے جانتے ہیں۔؟

بتایا تو ہے آپ کو کے میں معزرت خواہ ہوں کیوں کے یہ سب میرے بھائی کی وجہ سے ہوا ہے لیکن آپ کو کسی نقصان تو نہیں ہوا خیر۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

'نظریں نیچے ہی تھی۔

آپ کی رہے ہیں مجھے کوئی نقصان نہیں ہوا۔؟

حبیبہ کی آنکھوں ڈبڈبا گئی۔

مجھے نہیں میرے دل کو نقصان ہوا ہے میرے اپنے ہی مجھ پر یقین نہیں کرتے مجھ سے تنگ آ چکے ہیں شاید میری شادی کروانا چاہتے ہیں کسی بھی ایرے غیرے سے آپ میری کیا ہی مدد کریں گے آپ تو اب شاید خود مدد چاہتے ہیں۔

وہ بولتی جا رہی تھی اور وہ سنتا جا رہا تھا

اسے لگا وہ شاید واقعی مدد چاہتا ہے اب دل کے ڈاکٹر کی۔

ہاں وہ لڑکی اسے مسرور کرنے کے لئے کافی تھی۔

دیکھیں بی بی میں آپ کو سمجھ سکتا ہوں۔

آپ مجھے نہیں سمجھ سکتے پلیز۔آنکھوں میں بھرے آنسو آپ گالوں پر لڑھک رہے تھے۔

اور بی بی اگر میں آپ کو کہوں کے میں کچھ ایسا کروں کے آپ کی مدد ہو جائے تو آپ مان لے گی۔؟

میں آپکی کیوں مانو گی۔؟اور آپ میری مدد کیوں کر رہے ہیں۔؟؟؟

وہ جیسے سکتا گئی تھی۔

Clubb of Quality Content!

مجھ پر آپکا قرض ہے وہی چکانا چاہتا ہوں۔

کیسا قرض۔؟؟

آپکی بدنامی میری وجہ سے ہوئ ہے تو اسکا ازالہ بھی میں ہی کروں گانا۔

آپ نے مجھے کہا کے آپ نے یہ نہیں کیا اور آپ کی رہے ہیں آپ ذمہدار ہیں۔؟ وہ دبے دبے غصہ سے بولی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دیکھیں بی بی اپ کو تفصیل نہیں بتا سکتا میں لیکن میں مدد ضرور کروں گا۔

اور اس کا کیا کریں گے جس نے یہ سب کیا۔؟

کیا آپ اپنے بھائی کی غلطیوں کا ازالہ ہر ایک سے ایسے ہی کرتے ہیں۔؟؟؟

نہیں. وہ مدہم آواز نہیں بولا

پھر آپ مجھ پر ترس کھا رہے ہیں۔؟

آپ کتنا بولتی ہے۔ پچھلی بار شاہ نین نے اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا وہ جیسے آنکھیں چرا نہ پیا۔

سب ساکت ہو گیا۔

وہ روتی ہوئی اکا دل لے گی تھی۔

حبیبہ آنسو رگڑتی آٹھ چکی تھی۔

وہ ویسے ہی بیٹھا رہا۔

وہ جاچکی تھی۔

وہ ویسے ہی بیٹھا رہا

''محبت کتنی اچانک ہوتی ہے اور ابھی تو بس احساس تھا محبت کا سوچو جو وہ پوری اس کی ہو جائے تو کیا کیا ہو جائے۔

اب شاہ میں کو ہی کچھ کرنا تھا اپنے بھائی کا اور وہ جانتا تھا وہ یہ آسانی سے کرلے گا۔

شاہ نین سے ملنے کے بعد وہ گھر آ گئ تھی وہ نہیں جانتی تھی وہ شاہ نین ہے۔

لیکن اسے لگا وہ اس کی مدد کرے گا۔

بیڈ پر لیٹے کب وہ نین کی وادیوں میں گئ پتہ ہی نہ چلا۔

شاہ میں حبیبہ سے ملاقات کے بعد سیدھا نواز کے پاس آیا تھا۔

اور اسے اس کام کو ختم کر دینے کی آخری وارنگ دے گیا آکر جو اسنے وعدہ نہ کیا ہوتا اپنے والد سے کی وہ اپنے بھائی کا خوب خیال رکھے گا تو وہ نواز کی ٹانگیں توڑ دیتا۔

وہ کر بھی کیا سکتا تھا۔

شاہ میں کی دھمکیوں سے نواز کو کوئ فرق نہ پڑا تھا۔

سو وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔

ادھر ماہین بس شاہ نین کے خوابوں میں تھی کبھی حمنہ کو فون کرتی تو کبھی شاہ میں کا سوچتی۔

اسنے جو حبیبہ کے ساتھ کیا تھا وہ بھلا چکی تھی۔

حبیبہ سے اسکی کوئی بات بھی نہ ہوئی تھی اس معالے میں تو وہی پر سکون تھی۔

شاہ نین نے نواز کو لاسٹ وارنگ دی تھی۔

لیکن نواز اس کام سے باز نہ آیا سو شاہ نین سے فیصلہ کر یا تھا کے اب اسے کیا کرنا ہے۔

نواز صادم کی واپسی کا انتظار کر رہا تھا۔

لیکن پھر جیسے جھٹکے سے وہ سیدھا ہو بیٹھا سامنے بیٹھا رفی اسکی حرکت پر چونکہ۔

رفی۔

جی لیڈر۔؟ رفی بھی سیدھا ہو بیٹھا۔

رفی صادم کا انتظار کیوں کر رہے ہیں ہم۔؟

رفی نا سمجھیں سے نواز کو دیکھنے لگا۔

رفی تم جاؤ یہاں سے اور صادم کو کال کرو ایک پرائیوٹ نمبر سے۔

رفی فوراً باہر کی جانب قدم بڑھا دئے۔

نواز نے فوراً ماہین کا نمبر ملایا۔

پہلی بیل پر ہی فون اٹھا لیا گیا تھا۔

ماہین نے ہیلو کہا۔

نواز نے کمینگی کے ساتھ ہیلو کا جواب دیا

ماہین ڈارلنگ۔

ماہین آواز پہچان گئی تھی۔

پلیز ایک لاسٹ کام کر دو۔

ماہین کو جیسے کچھ عجیب سا لگا۔

تم نے شاہ نین سے میرے بارے بات کی جو میں تمہارا کام کر دوں۔؟

کر لی ہے۔

کیا۔؟ماہین نے اتنی اونچی آواز میں کہا کے پل بھر کو نواز کی آنکھوں میں بے یقینی سی بھر گی۔

ہاں۔

کیا کہا پھر اس نے۔

اس نے کہا کے کچھ وقت دو مجھے۔

اور کیا کہا۔؟ وہ جیسے خوشی سے پھٹ جانے کو تھی۔

اور اس نے کہا مجھے ماہین پسند ہے میں ضرور اسے اپناو گا۔

نواز سہولت سے جھاڑ بولتا گیا اور ماہین نے یقین بھی کر لیا۔

لیکن سوچو ماہین اگر میں اسے اپنی اور تمہاری وہ وڈیو دکھادوں تو۔؟

ماہین کی خوشی پل بھر کو پانی پانی ہو گی وہ خموش رہی۔

ت۔ تم ایسا کیوں کرو گے۔؟ وہ اٹھتے ہوئے بولی۔

کروں گا نہیں لیکن کر سکتا ہوں اگر تم میرا ایک کام کر دو تو شاید نا کروں

کیسا کام۔؟

اپنا بھائی میرے حوالے کر دو بس۔ وہ جیسے بہت سنجیدہ ہو گیا تھا۔

ماہین کے چہرے پر سایہ سا لہرایہ۔

ت۔ تم کیوں چاہتے ہو یہ۔؟

یہ میں تمہیں بتانا ضروری نہیں سمجھتا۔

اور بس ماہین نے خود کو ٹھیک ہے کہتے سنا اور رابطہ منقطع ہو گیا

فصلے گل

قسط نمبر:۷

حبیبہ کمرے میں بیٹھی کسی کام میں مصروف تھی۔

سیاہ کرتا زیب تن کئے بالوں کو کمر پر ڈالے وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔

کمرے میں قدموں کی آہٹ نے اس کے کام میں خلل ڈالا کمرے میں شمس داخل ہو رہے تھے حبیبہ ایک جھٹکے سے سیدھی ہو بیٹھی۔

ناراضگی میں کوئی کمی پیشی نہ ہوئی تھی لیکن پھر بھی پچھلے والی بے رخی نہ تھی۔

تم سے کچھ بات کرنی ہے۔

حبیبہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

سافین تم سے بھری ہے حبیبہ لیکن شادی تمہاری پہلے ہونا بہتر سے بھی بہتر ہے۔

میں نہیں چاہتا تم رسوا ہو جاو۔

تمہارا رشتہ میں تہ کر چکا ہوں

تم سے پوچھنا میں اب فرض نہیں سمجھتا جیسے تم نے مجھے اتنی بھڑی غلطی کرتے ہوئے

فراموش کر دیا تھا۔

وہ سر جھکائے بول رہے تھے اور حبیبہ بس سن رہی تھی آنکھوں میں نمی تھی بس ہلکی سی۔

ابا آپ نے تو وضاحت کا موقع ہی نہیں دیا۔

وضاحت کی ضرورت ہی نہیں تھی حبیبہ جب میری آنکھوں نے وہ منظر دیکھا۔

ابا آپ کو وہ کس نے بھیجی تھی

جس نے بھی بھیجی ہو تھی تو تم ہی نہ۔

ابا آپ نے اس پر یقین کر لیا اور میرا کیا۔؟

شمس جواب دئے بغیر کمرے سے چلے گئے۔

آنکھوں میں آئی نمی اب غالوں پر لڑھک گئی تھی۔

صادم کو ماہین نے واپس بلا لیا تھا۔

اگلے دن ہی صادم گھر پر موجود تھا ماہین نے صادم کو اپنے ساتھ باہر جانے کا کہا۔

صادم نے فوراً ہامی بھر لی۔

تیار ہونے کے بہانے ماہین نے کمرے میں آکر نواز کو فون ملایا۔

نواز اور ماہین پہلے ہی سب کچھ تہ کر چکے تھے۔

نواز میں آرہی ہوں ماہین نے رابطہ ملتے ہی کہا تھا مکابل نے اوکے کہ کر فون بند کر دیا۔

صادم اور ماہین ایئرپورٹ پر آئے تھے حبیبہ نے بس دیکھنے کے بہانے صادم کو ایئرپورٹ کی طرف جانے کا کہا۔

وہ حیران ہوا لیکن پھر سر جھٹک کر ماہین کی حرکتوں کو نظر انداز کر دیا۔

ایئرپورٹ پر پہنچتے ہی ماہین نے بھوک کی ضد کی۔

صادم نے بے زار سے نظر ماہین پر ڈالی اور کچھ کھانے کو لینے چلا گیا۔

وہاں ماہین نے نواز کو فون کیا۔

نواز ٹیل میں دی نیکسٹ مشن۔

مکابل نے ماہین کو سب کچھ سمجھایا۔

اور فون بند کر دیا

ماہین نے ایئرپورٹ کے سنسان علاقے میں صادم کو آنے کا میسج کیا۔

کیوں ماہین۔؟ صادم کو فکر ہوئی۔

صادم وہ مجھے لوگوں کے رش سے گھبراہٹ ہوتی ہے۔

اسی لئے یہی آجاو۔

صادم نے اچھا کہہ کر فون آف کر دیا۔

اسے کچھ غلط لگ رہا تھا لیکن پھر سر جھٹک کر آگے بڑھ گیا۔

وہاں ماہین صادم کی گاڑی میں بیٹھ چکی تھی دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا نا جانے وہ کیا کریں گے صادم کے ساتھ۔

ماہین کو خود پر افسوس ہوا۔

یا شاید نفرت۔

صادم ایئرپورٹ کے سنسان علاقے میں پہنچا تو حیران ہوا وہاں کہی ماہین نہ تھی صادم نے ماہین کو آواز دی لیکن اچانک سر پر کچھ لگنے کی وجہ سے سب غائب ہو گیا آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔

ہاتھوں میں پکڑے پیکٹ زمین پر جا گرے۔

مہین ڈراوٗ کرتے پسینے میں بری طرح بھیگ چکی تھی۔

جو وہ کر چکی تھی شاید اس کے بعد وہ اپنی شکل بھی نہ دیکھے۔

یہ اس نے کیا کر دیا۔دل ہی دل میں اسے خود پر بہت غصہ آیا

میں کیسے۔؟ وہ بکھلائی ہوئی کپکپاتے ہاتھوں سے ڈراوٗ کر رہی تھی۔

آنکھوں میں آئی نمی نے منظر دھندلا دیا۔

ماہین نے فوراً ہاتھ کی پشت سے آنکھیں رگڑیں۔

ناجانے وہ کیسے گھر پہنچی تھی کسی کا سامنا کئے بغیر وہ فوراً اپنے کمرے میں بند ہو گئ۔

ایک خون کا رشتہ محض ایک خون کا رشتہ ہی ہوتا ہے۔؟

کیا اس میں کوئی احساسات کا کیڑا نہیں پایہ جاتا۔

وہ کپکپاتے جسم کے ساتھ بیڈ سے ٹیک لگائے کسی سائکو کی طرح رو رہی تھی ہاتھوں کو کانوں پر رکھے وہ لگاتار آنسو بہا رہی تھی۔

ایک ہی لفظ اس کے منہ سے نکل رہا تھا

میں کتنی بے حس ہوں میں کیسے ایسے کر سکتی ہوں میں۔ میں وہ کسی پاگل کی طرح اپنے بال مٹھیوں میں جکڑ کر چلانا چاہتی تھی لیکن چیخ کہی اندر ہی دب گئے۔

آج اسے اپنا آپ پلکل اپنے نام جیسا لگ رہا تھا۔

اسے یاد ہے وہ کہا کرتی تھی

"میرے ماں باپ نے میرا نام میرے بر عکس رکھا ہے۔"

آج اسے اپنے لفظ بے معنی لگے تھے آج وہ بلکل اپنے نام میں رنگ دی گی تھی

کمزور، بہت چھوٹی۔

رونے کے رود آن وہ لگاتار خود کو لعنت ملامت کر رہی تھی۔

لیکن اب دیر ہو چکی تھی وقت کا پئیہ بہت تیزی سے گھوم رہا تھا

حبیبہ ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھی رات کے کھانے میں شامل ہوئے تھی۔

سب وہی تھے دادی, سافین, سفیر, شمس ءاقصہ۔

وہ ہر ایک سے اب زیادہ بات نہیں کرتی تھی۔

نہ کوئی اس سے بات کرنے کی کوشش کرتا ایک عجیب سی دوری آگئی تھی اس رشتے میں جو نا جانے کیسے ختم ہونی تھی۔

سب کھانے میں مصروف تھے۔جب دادی نے بات کا آغاز کیا۔

شمس میں پہلے ہی بتا دیتی ہوں بیٹا تمہیں زمانہ بہت خراب ہے ہم تو ڈر جاتے ہیں لیکن بچے نہیں خیر پہلے تو تم نے حبیبہ کو بہت چھوٹ دی ہوئی تھی اور انجام بھی دیکھ لیا وہ ایک ایک بات لگا کر کہہ رہی تھا حبیبہ کا دل ہر لفظ پر بند ہوتا جارہا تھا۔

شمس بہتر ہو گا اس کا اب گھر سے نکلنا بند کرو۔

حبیبہ گومگو سی دادی کو دیکھنے لگی۔

پرسوں منگنی ہے اس کی بہتر ہو گا کوئی بات نہ بنے آخر کو اس حرکت کی وجہ سے یہ کب تک گھر میں بیٹھی مفت کی روٹیاں توڑے گی۔

دادی کہتی کھانے میں مصروف ہو گئی۔

حبیبہ کا سانس تک خشک ہوا تھا کھانا اب دور کی بات یہاں بیٹھنا بھی مشکل ہو گیا تھا گلے میں آنسوؤں کا پھندا درد کی صورت میں بھرتا جا رہا تھا۔

شمس صاحب نے جو آب نہیں دیا بس اثبات میں سر ہلاتے کن اکھیوں سے حبیبہ کے بدلتے تاثر دیکھنے لگے ۔

سافین اول تو کسی بات میں بولتی ہی نہیں تھی حبیبہ سے زرا کھیچی کھیچی رہتی سو اس نے بولنا بہتر نہ سمجھا اور کھانے میں مصروف ہو گئ۔

درد کی شدید لہر سر کے پچھلے حصے میں اٹھی تھی بے اختیار اس نے سر پر ہاتھ رکھا تازہ خون ہاتھ پر لگ کر قطرہ قطرہ زمین پر گرنے لگا۔

صادم نے دونوں ہاتھو سے سر تھام لیا منہ سے بے اختیار ایک کرہ نکلی وہ ادھر ہی ڈیھ سا گیا۔

اچانک ماہین کا خیال آنے پر اسکی سانس تک رک گئ۔

بے اختیار وہ لڑکھڑاتے قدموں سے اٹھا ایک درمیانی سا کمرہ جس کے درمیان میں انچی سی کرسی رکھی گئ تھی جس کا منہ پیچھے کی طرف کرر کھا تھا کے سامنے والا ظاہر نہ ہو۔

صادم دو قدم آگے بڑھا۔

ادھر ہی رک جاؤ۔

صادم کے چلتے قدم تھم گئے۔

بہن کہاں ہے میری۔وہ چلایا تھا۔

تمہاری بہن.؟مکابل نے پرسکون لہجے میں کہا۔

تم۔میری۔میری بہن کے ساتھ کیا کیا ہے تم نے۔

وہ چلاتا ہوا دو قدم آگے بڑھا ہی تھا کے پر پر کوئ نوکیلی چیز اندر تک گھس گیا۔

بے اختیار صادم کے منہ سے دل خراش چیخ نکلی۔

کرسی ایک عجیب سی آواز کے ساتھ مڑی۔

اپر بیٹھا شخص نواز تھا۔

صادم کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئ۔

نواز استہزائیہ ہنسا۔

تم جس بہن کی خیریت دریافت کر رہے ہو وہ بہن تمہیں یہاں تک لانے کی ذمہدار ہے۔

نواز کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

میں۔میں نہیں مانتا تم۔ج۔ جھوٹ بول رہے ہو نواز۔ صادم کی آنکھ سے آنسو لڑھک کر زمین پر جا گرا۔

تم یقین کرو یہ نہ کرو میں تمہیں یقین دلانے کا پابند نہیں سن صادم۔

نواز نے اپنا جوتا صادم کے زخمی پیر پر رکھا نوکیلی چیز صادم کے پیر کے آر پار ہو گئ۔

صادم بے اختیار چیخا۔

اور ایک ہنسی گونجی۔

نواز ہنستا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

صادم کی روح تک اس درد سے تڑپ گی تھی وہ روتا رہا۔

اسے اب رونا ہی تھا۔

ماہین پوری رات اپنے بستر پر ساکت بیٹھی رہی نہ کچھ کھا سکی نہ پی سکی۔

رو رو کر آنکھوں کے پپوٹے سوج چکے تھے۔

شفق (ماہین کی ماں) دو دفعہ آکر کچھ کھا لینے کا کہ چکی تھی لیکن وہ بس بھوک نہیں ہے کہ کر پھر خموش ہو جاتی۔

روتے روتے کب آنکھ لگی اسے معلوم نہ ہوا۔

شاہ نین گھر کے اندر داخل ہوا تھا جب حمنہ کو باغیچے میں تنہا بیٹھے دیکھا اسکے اندر جاتے قدم تھم گئے اور وہ حمنہ کی طرف آیا۔

منی۔؟ خیریت۔

وہ فکر مندی سے بولتا اسکے ساتھ ہی جگہ سنبھالتا بیٹھ گیا۔

کچھ نہیں ویسے ہی بیٹھی ہوں۔

حمنہ نے ہلکی سی مسکان کے ساتھ جواب دیا۔

ہوں۔شاہ نین نے اثبات میں سر ہلایا۔

اور کوئی نئی تازی۔؟

نہیں کچھ نہیں۔حمنہ نے مختصر جواب دیا۔

شاہ نین کچھ بھی کہے بغیر اندر کی جانب بڑھ گیا۔

ان کے درمیان عجیب سی دیوار کھڑی ہو چکی تھی۔

حبیبہ کے واقعے کے بعد حمنہ اسے غلط کہتی اور وہ حمنہ کو۔

ایک کمرہ جہاں ایک لاش پڑی تھی جس پر بے تحاشہ چونٹیاں رینگ رہی تھی ہر طرف خون پھلا تھا اور اس لاش کی شکل پر رومال ڈالا ہوا تھا۔

ایک شخص جس کا چہرہ واضح نہ تھا اس نے وہ رومال اس لاش کے چہرے سے ہٹایا۔

نہ آنکھیں تھی نہ ناک بس جلد تھی سرخ رنگ کی جس پر جگہ جگہ سراخ تھے اور گوشت باہر کی طرف ابھرا ہوا تھا۔

ماہین بے اختیار خاں سے اٹھی تھی۔

کپکپاتے ہونٹوں کے ساتھ اسکے منہ سے ایک ہی نام ادا ہوا۔

"صادم"۔

اس نے بے اختیار اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا۔

نہیں نہیں وہ نفی میں سر ہلاتی اپنے فون تلاشنے لگی۔

آنکھیں ایک بار پھر بھر آئ تھی۔

فون ہاتھ لگنے کے بعد اس نے نواز کا نمبر ملایا

Ringing -----

فون دوسری رنگ پر ہی اٹھا لیا گیا تھا۔

ن۔ن۔نو آز۔

پلیز میرے بھائی کو چھوڑ دو نو آز۔روتے ہوئے ماہین نے چند لفظ ادا کئے۔

کون۔؟ مکابل نے سرد آواز میں پوچھا۔

م۔م۔ماہین۔کپکپاہٹ جاری تھی۔

اوہ اپنے لوگ۔ماہین کو لگا وہ مسکرایا ہے۔

تمہارا بھائی صادم رائٹ اپ 9

چو نٹیو کا شکار بن چکا ہے ڈارلنگ۔آخر میں نو آز استہزائیہ ہنسا۔

ماہین کے لب کھلے رہ گئے بے یقینی۔

فون بند ہو چکا تھا اور ماہین کا سانس بھی۔

مجھ سے نا پوچھ دوا محبت کی،میں خود مارا مارا پھرتا ہوں عشقِ علاج میں۔

"محبت کیا کیا نہیں کرواتی۔؟"

محبت اندھی ہوتی ہے اس لئے انسان بھی اندھا ہو جاتا ہے وہ نا اپنے خون کے رشتوں کو پہچانتا ہے بس پہچانتا ہے تو ایک چیز اپنا محبوب۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842